سورة البقرة

آيات ۴۰ - ۴۹

يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡۤ اُوۡفِ
بِعَهۡدِكُمۡ‌ۚ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا
تَكُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ‌ ۖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿٤١﴾
وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيۡمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَ
تَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ‌ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٤٤﴾ وَاسۡتَعِيۡنُوۡا
بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ‌ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَۙ ﴿٤٥﴾ الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ
اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ
الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ
نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـئًا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا
هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿٤٨﴾

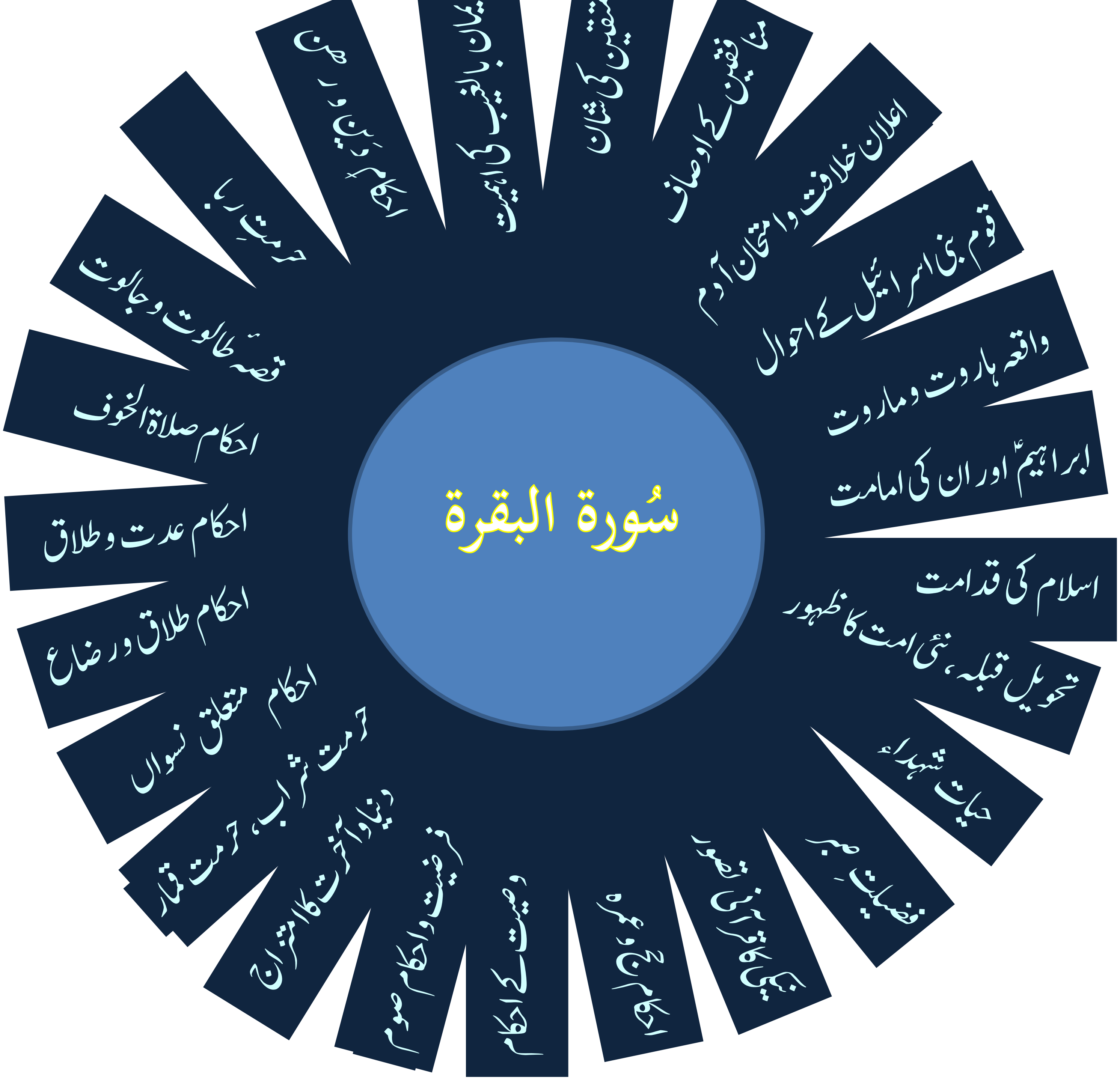

سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رَہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

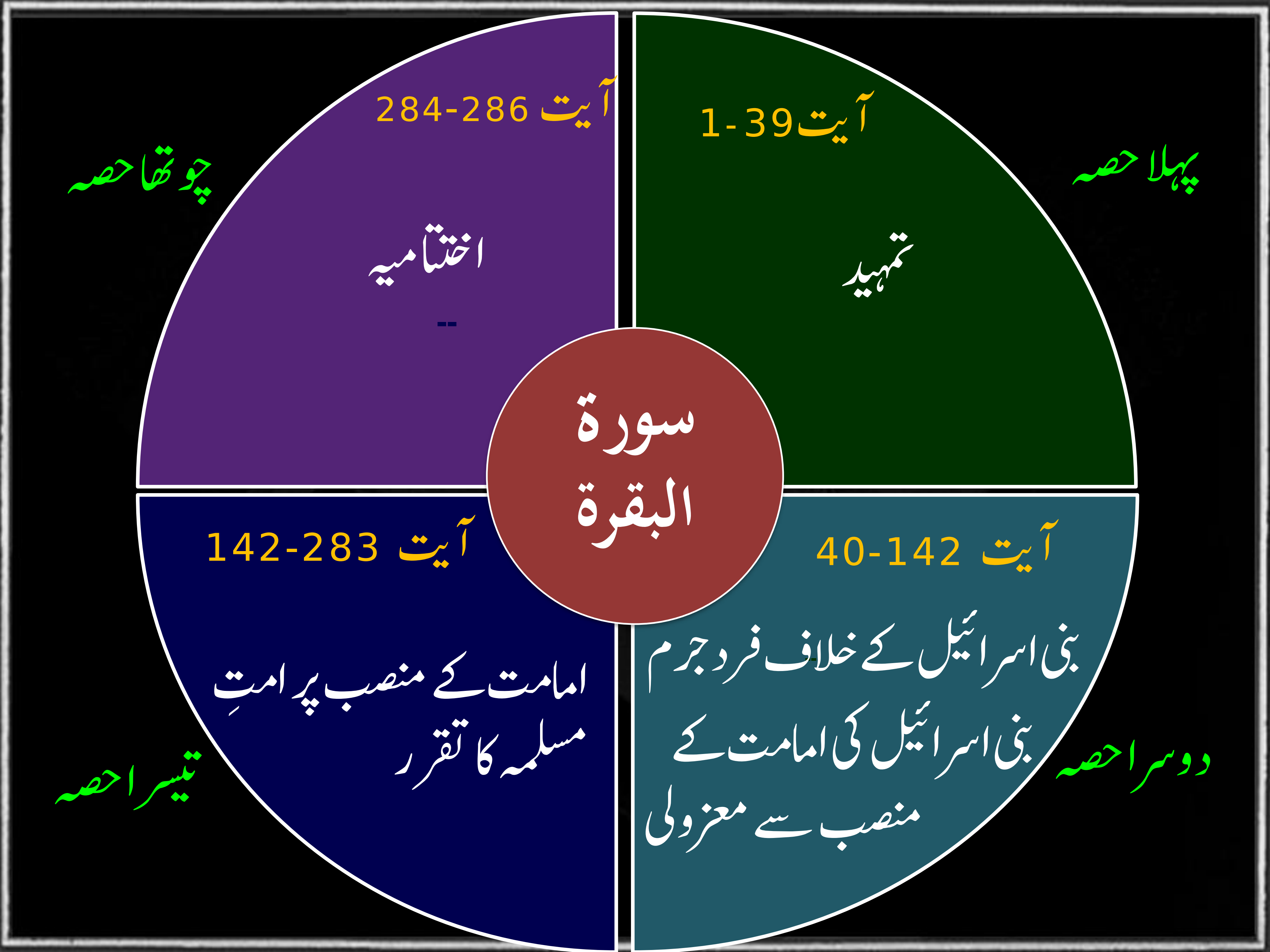
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم ۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاددہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِيۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَاِيَّايَ فَارۡهَبُوۡنِ ﴿۴۰﴾

بَنِيْ ۔ اصل میں بَنِيْن تھا ن
جمع اضافت کے سبب گر گیا

اِسْرَآءِيْل ۔ یعقوبؑ کا لقب

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ ۔ اے اسرائیل کے بیٹو

اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ ۔ تم یاد کرو میری نعمت کو

الَّتِيۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ ۔ جس کو میں نے انعام کیا تم پر

وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِيۡٓ ۔ اور تم پورا کرو میرے عہد کو

اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۔ تو میں پورا کروں گا تمہارے عہد کو

وَاِيَّايَ ۔ اور صرف مجھ سے ہی

اِيَّايَ ۔ حصر کے معنی

فَارۡهَبُوۡنِ ۔ تم ڈرو

اِرْهَبُوْنِي ۔ ی متکلم محذوف

رَهِبَ ... ۔ ڈرنا

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا
بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ ﴿۴۰﴾

اے بنی اسرائیل ! ذرا خیال کرو میری اس نعمت کا جو میں نے تم کو
عطا کی تھی، میرے ساتھ تمھارا جو عہد تھا اُسے تم پورا کرو، تو میرا جو
عہد تمہارے ساتھ تھا اُسے میں پورا کروں گا اور مجھ ہی سے تم ڈرو

O Children of Israel! call to mind the (special) favour which I bestowed upon you, and fulfil your covenant with Me as I fulfil My Covenant with you, and fear none but Me.

محمد اقبال

یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے

Reuben	روبیل	1
Simeon	شمعون	2
Levi	لاوی	3
Judah	یہوداہ	4
Issachar	یساکار	5
Zebulun	زبولون	6
Gad	جاد	7
Asher	آشر	8
Dan	دان	9
Naphtali	نفتالی	10
Joseph	یوسف	11
Benjamin	بنیامین	12

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ.....

اس مقام سے آگے یہود کو براہ راست خطاب

- پہلے یہود کو آپ ﷺ کی رسالت اور دعوت سے متعلق ذمہ داریاں یاد دلائی گئیں
- اور یہ بھی کہ یہ قرآن اور یہ نبی ﷺ وہی پیغام اور وہی کام لے کر آیا ہے جو اس سے پہلے تمہارے انبیاء اور تمہارے پاس آنے والے صحیفے لائے تھے (ایک حجت قائم کی گئ ان پر)
- پھر تفصیل سے ان پر وہ فردِ جرم عاید کی گئ جس کے سبب ان کو بالآخر امامت کے منصب سے معذول کر دیا گیا - (یہ مضمون اس سورت کے تقریباً نصف حصے پہ محیط ہے)
- اس پورے سلسلہٗ بحث میں ایسے واقعات اور دلائل سے استشہاد کیا گیا ہے جن کی تردید وہ نہ کر سکتے تھے۔ان کی مخالفت، سازشوں، وسوسہ اندازیوں، کج بحثیوں اور مکّاریوں کو کھول دیا گیا
- یہود پر فردِ جرم اور ان کی معزولی سے یہ واضح کیا گیا کہ جو قوم خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت سے منہ موڑتی ہے، اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔
- امت مسلمہ کو سبق ۔انحطاط کے اس گڑھے سے بچیں جس میں یہ سابقہ امت گرتی چلی گئ اسی لیے ان کی اخلاقی کمزوریوں، مذہبی غلط فہمیوں اور اعتقادی و عملی گمراہیوں میں سے ایک ایک کی نشان دہی کر دی گئ

يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتِيَ ٱلَّتِيٓ أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَأَوۡفُواْ بِعَهۡدِيٓ أُوفِ بِعَهۡدِكُمۡ وَإِيَّٰيَ فَٱرۡهَبُونِ ۝٤٠

- **نعمتیں** ۔ اللہ نے ہر طرح کی دنیاوی نعمتیں بنی اسرائیل کو عطا کیں ان میں سب سے بڑی نعمت ۔ اللہ نے انہیں اپنے دین کی سربلندی خلق خدا کی ہدایت اور لوگوں کی اصلاح کے لیے منتخب فرمایا انھیں حامل دعوت ہونے کا شرف ، توحید اور شریعت کی امانت ان کے سپرد کی گئی
- بنی اسرائیل سے مختلف ادوار میں ان سے کئی عہد و پیمان لیے گئے ، ان میں سے ایک عہد آخری نبی (رسول اللہ ﷺ) پر ایمان لانے کا بھی لیا گیا (اسی لیے اس رسول ؐ کا نام اور علامات ان کی کتب مقدسہ اور ان کے صحائف میں بتا دیئے گئے)
- تورات میں کتاب استثناء (Deuteronomy) کے اٹھارہویں باب کی آیات ۱۸۔۱۹ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب کرکے یہ الفاظ فرمائے :

" میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا ، نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا "

- یہاں انہیں بتایا جا رہا ہے کہ تم عہد و پیمان کے باعث بھی اس دعوت کو قبول کرنے کے پابند ہو

وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾

وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ - اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے نازل کیا

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ - تصدیق کرنے والا ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے

وَلَا تَكُوۡنُوۡۤا - اور نہ تم ہو جاؤ

اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ - پہلے انکار کرنے والے اس کے

وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ - اور نہ تم خریدو میری آیات کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيۡلًا - تھوڑی سی قیمت کو

وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ - اور صرف مجھ سے ہی تم تقویٰ کرو

فَاتَّقُوۡنِ اصل میں فَاتَّقُوۡنِي تھا - ی متکلم محزوف

وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَ
لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۡ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

اور مان لو اس کو جو میں نے نازل کیا ہے، سچ ثابت کر رہا ہے اس
کو جو تمہارے پاس ہے اور تم اس کے سب سے اولین منکر مت بنو
اور میری آیتوں کو معمولی معاوضہ کے لئے نہ بیچو اور صرف مجھ
ہی سے ڈرو

And believe in what I reveal, confirming the revelation which is with you, and be not the first to reject Faith therein, nor sell My Signs for a small price; and fear Me, and Me alone.

محمد اقبال

وَ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ وَ لَا تَکُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِہٖ ۪ وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾

اللہ کے آخری رسول اور قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت

- تمھیں اس پیغمبر اور اس کتاب کے ماننے میں کوئی تأمل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ تو تصدیق کر رہے ہیں ان کتابوں کی اور اس دین کی جو تمھارے پاس ہے
- قرآن مُصدِّق ہے اور اور تورات وانجیل مُصَدَّق۔ اگر تم قرآن کریم کا انکار کرتے ہو تو گویا تم نے تورات وانجیل کا بھی انکار کردیا
- ان سب حقیقتوں کے جاننے کے بعد بھی تم انکار کرنے والوں میں سب سے آگے ہو
- یہ اللہ کی آیات ہیں اور تم ان کو صرف اس لیے ردّ کر رہے ہو کہ کہیں تمھاری حیثیت اور تمھاری مسندوں پہ کوئی آنچ نہ آجائے یہ تو حقیر چیزیں ہیں یہ اللہ کی آیات کا بدل نہیں ہیں
- اس سے یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ یہ لوگ انسانیت سے تہی دامن ہوگئے،۔ اب ان کی زندگی میں دین، شریعت، آخرت ناقابل قدر چیزیں ہیں۔ یہ درحقیقت مفادات کے بندے اور ہوس کے اسیر ہیں۔ یہ ہر کام کرنے سے پہلے اپنے مفادات کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ان کی زندگی کا اصل ہدف دنیا، دولت دنیا اور دنیوی عزت وشہرت ہے

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾

وَلَا تَلْبِسُوا - اور نہ خلط ملط کر (نہ ملاؤ) (ل ب س)

لَبِسَ يَلبَسُ ، لُبْسًا و لَبُوسَاً - پہننا (زیور، کپڑے وغیرہ)

اردو میں - لباس، ملبوس، تلبیس (دھوکے کا لباس)، التباس (شک)

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ - حق کو باطل کے ساتھ

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ - اور نہ چھپاؤ حق کو

وَأَنْتُمْ - حالانکہ تم

وَ - حالیہ Circumstantial particle

تَعْلَمُونَ - جانتے ہو

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۔ اور تم قائم کرو نماز

وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۔ اور ادا کرو زکوۃ

وَ ارْكَعُوْا ۔ اور رکوع کرو

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۔ رکوع کرنے والوں کے ساتھ

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾
وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿۴۳﴾

اور سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ اور تم جانتے بوجھتے سچ کو (نہ) چھپاؤ
اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں
اُن کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ

And cover not Truth with falsehood, nor conceal the Truth when ye know (what it is).
And be steadfast in prayer; practise regular charity; and bow down your heads with those who bow down (in worship).

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

کتمان حق سے ممانعت

- حق کو چھپانا کیا ہے؟
- اللہ کی کتاب، اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے احکام کو
  - ✓ گڈمڈ کرنا
  - ✓ توڑ مروڑ کر پیش کرنا،
  - ✓ ان پر جھوٹ گھڑنا
  - ✓ اللہ اور رسول ﷺ کے فرمودات کی بجائے دوسرے لوگوں کی باتیں دین بنا کر پیش کرنا
  - ✓ قرآن کو لوگوں تک نہ پہنچانا
  - ✓ قرآن کو قدرت واستطاعت کے باوجود کھول کر بیان نہ کرنا
  - ✓ شہادت علی الناس کی ذمہ داری ادا نہ کرنا......

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

نماز اور زکواة

- نماز اور زکواة کا حکم بنی اسرائیل کو بھی دیا گیا (نماز اور زکوۃ ہر زمانے میں دین اسلام کے اہم ترین ارکان رہے ہیں) - کس طرح یہود نے دین کے ان دو ستونوں کو منہدم کر دیا؟
- اس عہد کے دو بنیادی ستون (نماز اور زکواة) کا دوبارہ حکم دے کر بنی اسرائیل سے یہ کہا جا رہا ہے کہ تمہارے پاس محمد رسول اللہ ﷺ جو دعوت لے کر آئے ہیں اس میں کوئی نئی بات نہیں بنیادی اعتقادات بھی وہی ہیں اور بنیادی احکامات بھی وہی ہیں۔ تم آخر کس بنیاد پر اس دعوت کا انکار کر رہے ہو؟
- تم سیرت و کردار کی ہر خوبی اور اجتماعی زندگی کی ہر نصب العین سے محروم ہو گئے ہو لہٰذا دوبارہ اسی نسخہ شفا کی طرف پلٹو جس نے تمہیں پہلے شفا بخشی تھی
- انفرادی اور اجتماعی زندگی کا تمام تر دار و مدار اللہ سے تعلق درست ہونے اور بندوں سے تعلق کے صحیح ہونے پر ہے اور یہ دونوں تعلق نماز اور زکوۃ سے درست ہوتے ہیں اور پھر جماعتی شیرازہ بندی نماز باجماعت سے پیدا ہوتی ہے

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

اَتَاْمُرُوْنَ - کیا تم حکم دیتے ہو

(أ م ر)

أمَرَ يأمُرُ ، أمْرًا... حکم دینا

النَّاسَ بِالْبِرِّ - لوگوں کو نیکی کا

وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ - اور بھول جاتے ہو اپنے آپ کو

(ن س ي)

نَسِيَ يَنْسَى ، نَسْيًا ونِسْيَانًا.. بھول جانا

اردو میں ۔ نسی، نسیان

وَاَنْتُمْ - حالانکہ تم

تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ - تلاوت کرتے ہو کتاب کی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - کیا پھر تم سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتٰبَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾

تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لیے کہتے ہو، مگر اپنے
آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم
عقل سے بالکل ہی کام تہیں لیتے؟

Do you enjoin right conduct on the people, and forget (To practise it) yourselves, and yet you study the Scripture? Will you not understand?

محمد اقبال

أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

علمائے یہود پر سخت گرفت

- ان آیات کے اصل مخاطب علماءِ یہود ہیں، جو لوگوں کو تقویٰ اور پارسائی کی تعلیم دیتے تھے لیکن ان کا اپنا کردار اس کے برعکس تھا
- بِرّ کا لفظ محض نیکی کے معنی سے کہیں بڑھ کر - بِرّ کے معنی میں ایفائے عہد، وفاداری اور ادائے حقوق بھی شامل ہیں (ہر قسم کے حقوق - بنیادی بھی اور حقیقی بھی)
- وہ حقوق بھی شامل ہو جاتے ہیں جو قول وقرار اور معاہدات سے پیدا ہوتے ہیں
- اسی وجہ سے لفظ احسان نیکی کی تمام قسموں پر حاوی ہے اور عدل کا بھی ہم معنی ہے
- اپنے استعمالات کے لحاظ سے یہ لفظ اثم (حق تلفی) عقوق (والدین کی نافرمانی) غدر (بے وفائی) اور ظلم کا ضد ہے
- بر کا لفظ ایک پہلو سے نیکی اور بھلائی کے تمام کاموں پر مشتمل ہے۔ لیکن اپنے خاص مفہوم کے لحاظ سے یہ حقوق اور فرائض کے ایفا کے لیے آتا ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ٤٤

- علماءِ یہود کو خطاب کہ اونچے اور اعلیٰ وعظ لیکن اپنے کردار کو اس بات سے کوئی مناسبت ہی نہیں
- تم عوام کو تو بڑے زوروں سے حقوق اور فرائض ادا کرنے کی تلقین کرتے ہو، لیکن یہ تلقین کرتے وقت اپنے آپ کو بالکل بھول جاتے ہو۔
- تم نے دوسروں پر تو اپنی اطاعت تو واجب کر رکھی ہیں، یہاں تک کہ تم ان کے رب بن بیٹھے ہو، لیکن خود اللہ کی اطاعت اور اس کی فرماں برداری سے بالکل آزاد ہو
- حضرت مسیح علیہ السلام نے انہی علماء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا

اے شرع کے عالمو ! تم پر بھی افسوس کہ تم ایسے بوجھ جن کا اٹھانا مشکل ہے، آدمیوں پر لادتے ہو اور آپ ایک انگلی بھی ان بوجھوں کو نہیں لگاتے۔ (لوقا ۱۱۔۷ ۴)

- کیا عقل کیا یہی تقاضا ہے کہ جس بات کی دعوت لوگوں کو دی جائے خود اس پہ عمل نہ کیا جائے ــ یہ تو بڑے کمزور کردار کی علامت ہے، کجا یہ ان لوگوں کا کردار ہو جو قوموں کی رہنمائی کرنے والے لوگ ہیں

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

وَاسْتَعِيْنُوْا - اور تم مدد حاصل کرو (ع و ن)

اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ ، اِسْتَعَانَةً - مدد چاہنا، مدد مانگنا، اعانت طلب کرنا

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ - ثابت قدمی (صبر) سے اور نماز سے

وَاِنَّهَا - اور یقیناً یہ

لَكَبِيْرَةٌ - بھاری ہے

اِلَّا - سوائے

عَلَى الْخٰشِعِيْنَ - عاجزی کرنے والوں پر

خشوع - وہ قلبی سکون اور انکساری جو اللہ کی عظمت اور اس کے سامنے اپنی حقارت کے علم سے پیدا ہوتی ہے

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾

الَّذِيْنَ - وہ لوگ جو

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ - یقین رکھتے ہیں کہ وہ (ظ ن ن)

ظَنَّ يَظُنُّ ، ظَنًّا
گمان کرنا، یقین کرنا، قیاس کرنا، تصور کرنا

ظَن کسی چیز کی علامات سے حاصل ہونے والا نتیجہ۔ علامات اگر قوی ہوں تو ظن علم اور یقین کے معنی میں

مُّلٰقُوْا - ملاقات کرنے والے ہیں

رَبِّهِمْ - اپنے رب کی

وَ اَنَّهُمْ -اور یہ کہ وہ

اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ - اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں

وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ
۝٤٥ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝٤٦

صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے سوائے عاجزی
کرنے والوں پر- مگر ان فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو
سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا
ہے

Nay, seek (Allah's) help with patient perseverance and prayer: It is indeed hard, , save to the humble
Who bear in mind the certainty that they are to meet their Lord, and that they are to return to Him.

محمد اقبال

وَ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ وَ اِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ﴿۴۵﴾

عہد الٰہی کی پابندی کے لیے صبر اور نماز سے استعانت

- ایک بہترین الٰہی نسخہ بتایا گیا ہے کہ اگر تمہیں نیکی کے راستے پر چلنے میں دشواری اور تمہارے لیے اس عہد الٰہی کی پابندی مشکل ہو رہی ہے تو اس دشواری کا علاج صبر اور نماز ہے، ان دو چیزوں سے تمہیں وہ طاقت ملے گی جس سے یہ راہ آسان ہو جائے گی۔
- صبر ۔کے لغوی معنی روکنے اور باندھنے کے ہیں اور اس سے مراد ارادے کی وہ مضبوطی، عَزم کی وہ پختگی اور خواہشات نفس کا وہ انضباط ہے، جس سے ایک شخص نفسانی ترغیبات اور بیرونی مشکلات کے مقابلے میں اپنے قلب و ضمیر کے پسند کیے ہوئے راستے پر لگاتار بڑھتا چلا جائے۔
- نماز اللہ کے ساتھ عہد وفا کو استوار کرتی اور دن میں پانچ دفعہ اس عہد کی تجدید کرتی ہے۔ اگر آدمی شعور کے ساتھ نماز کو اختیار کرے تو زندگی میں کوئی کجی باقی نہیں رہتی
- بنی اسرائیل نے نماز کے ستون کو گرادیا تھا تو اللہ سے بھی ان کا رشتہ ٹوٹ گیا، اب وہ حقوق و فرائض کی ادائیگی، فکری پاکیزگی اور اخلاق کی بالیدگی سب جاتی رہی
- یہ ایک مشکل کام ہے مگر ان لوگوں کے لیے نہیں جو عاجزی کرنے والے ہیں

الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾

خاشعین کی قلبی کیفیت کی تعبیر

- اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اختیار کرنے والے (خاشعین) کی تعریف متعین ہو جاتی ہے اس آیت کے مضمون سے
- خاشعین وہ لوگ ہیں جو یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ ایک نہ ایک دن اللہ کے سامنے جواب دہی کے لیے پیش کیے جائیں گے۔ انھیں بہر صورت اپنے رب سے ملنا ہے اور ان کی زندگی کی آخری منزل مکمل فنا نہیں بلکہ اللہ کے حضور حاضری ہے
- زندگی کا سفر نہ بے جہت ہے نہ منزل سے بے گانہ
- اس زندگی کی انتہا قیامت ہے اور قیامت کے بعد اللہ کے سامنے پیشی ہے اور پھر اس کا نتیجہ جزا اور سزا کا انعقاد ہے۔
- جو شخص جو برضا و رغبت خدا کے آگے سر اطاعت خم کر چکا ہو اور جسے یہ خیال ہو کہ کبھی مر کر اپنے خدا کے سامنے جانا بھی ہے، اس کے لیے نماز ادا کرنا نہیں، بلکہ نماز کا چھوڑنا مشکل ہے۔

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّيۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ - اے اسرائیل کے بیٹو (اے اولادِ یعقوب)

اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ - تم یاد کرو میری نعمت کو

الَّتِيۡٓ - جس کو

اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ - میں نے انعام کیا تم پر

وَاَنِّيۡ - اور یہ کہ

فَضَّلۡتُكُمۡ - میں نے فضیلت دی تم کو

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ - زمانہ والوں پر

يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتِيَ ٱلَّتِيٓ أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَأَنِّي
فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى ٱلۡعَٰلَمِينَ ٤٧

اے بنی اسرائیل ! یاد کرو میری اُس نعمت کو، جس سے میں نے
تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا کی ساری
قوموں پر فضیلت عطا کی تھی

Children of Israel! call to mind the (special) favour which I bestowed upon you, and that I preferred you to all other (for My Message).

محمد اقبال

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾

وَاتَّقُوا يَوْمًا - اور بچو ایک ایسے دن سے (جب

لَّا تَجْزِي نَفْسٌ - نہ کام آئے گی کوئی جان

عَن نَّفْسٍ شَيْئًا - کسی دوسری جان کے کچھ بھی

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا - اور نہ قبول کی جائے گی اس سے

شَفَاعَةٌ - کوئی سفارش

وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا - اور نہیں لیا جائے گا اس سے

عَدْلٌ - بدلے میں کچھ (فدیہ)

وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ - اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے

عدل کے معنی برابری کے، چونکہ فدیہ دیکر برابری کی جاتی ہے اس لیے فدیہ اور بدل کے معنی میں بھی- اور انصاف کے معنی میں بھی

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا
شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ڈرو اُس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف
سے سفارش قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ
مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی

Then guard yourselves against a day when one soul shall not avail another nor shall intercession be accepted for her, nor shall compensation be taken from her, nor shall anyone be helped (from outside).

وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـــًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۸﴾

یہود کی عقیدۂ آخرت کی گمراہی

- یہ ایک شدید تنبیہ ہے یہود کو، کہ تمہاری عقیدۂ آخرت کی گمراہی نے تمہیں آخرت کی جواب دہی سے بے نیاز کر دیا ہے۔
- تم اس خام خیالی میں مبتلا ہو گئے ہو کہ کہ ہم جلیل القدر انبیاء کی اولاد ہیں، بڑے بڑے اولیا، صُلحا اور زہاد سے نسبت رکھتے ہیں، ہماری بخشش تو انہیں بزرگوں کے صدقے میں ہو جائے گی، ان کا دامن گرفتہ ہو کر بھلا کوئی سزا کیسے پا سکتا ہے
- لیکن یاد رکھو! قیامت کا دن ایسا دن ہے جس میں کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا۔
- وہاں سرے سے اللہ کے غضب کے سامنے نہ کوئی کسی کی سفارش کر سکے گا، نہ مدد کو پہنچے گا نہ کوئی معاوضہ کا تصور کر سکے گا۔ اللہ کے ہاں یہ تیوں صورتیں ممکن نہیں ہوں گی
- بنی اسرائیل کو ان کے حقیقی مقام کی یاد دہانی۔ اللہ تعالیٰ نی کس طرح تم پر فضل کیا کتابیں، شریعت، انبیا، رسول، بادشاہ سب کچھ دیا لیکن کس طرح تم گمراہیوں کا شکار ہو کر اپنی پوری زندگی کو داغ داغ کر چکے ہیں

وَاِذۡ نَجَّيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يُذَبِّحُوۡنَ

وَاِذۡ نَجَّيۡنٰكُمۡ - اور جب ہم نے نجات دی تمہیں

(ن ج و)

اردو میں : نجات ، ناجی (نجات پانے والا)، مناجات ، استنجاء ، نجویٰ

نَجّٰى يُنَجِّيُ ، تنْجِيَةً - نجات دینا (II)

مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ - آلِ فرعون سے

آل یہ اہل کا مترادف لفظ، لیکن اس میں زیادہ وسعت

اس سے مراد صرف کسی کی اولاد نہیں بلکہ اس لفظ میں آل واولاد، قوم و قبیلہ اور اتباع وانصار سب پر شامل

يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ - وہ تکلیف دیتے تھے تم کو

(س و م)

سَامَ يَسُوْمُ ، سَوْمًا ۔ شامت لانا، تکلیف دینا، مجبور کرنا، ارتکاب جرم کرنا، کسی پر سخت ترین بوجھ ڈالنا

سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ - برے عذاب کی

يُذَبِّحُوۡنَ - وہ ذبح کرتے تھے

أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾

أَبْنَآءَكُمْ - تمہارے بیٹوں کو

وَيَسْتَحْيُونَ - اور وہ زندہ رکھتے تھے

نِسَآءَكُمْ - تمہاری عورتوں کو

وَفِي ذَٰلِكُم - اور اس میں تھی

بَلَآءٌ - ایک آزمائش

مِّن رَّبِّكُمْ - تمہارے رب کی طرف سے

عَظِيمٌ - بہت بڑی

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۴۹﴾

یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے تم کو فرعونیوں کی غلامی سے نجات بخشی اُنہوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی

And remember, We delivered you from the people of Pharaoh: They set you hard tasks and punishments, slaughtered your sons and let your women-folk live; therein was a tremendous trial from your Lord.

محمد اقبال

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ

بنی اسرائیل کی تاریخ کے نمایاں واقعات

- ان واقعات کی تفصیل نہیں بتائی گئی بس حوالہ دیا گیا ہے اس لیے کہ یہ ان کی تاریخ کے ایسے نمایاں واقعات تھے جن سے ان کا بچہ بچہ واقف تھا
- فرعون نے حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو بھی لڑکا پیدا ہو اس کو قتل کر دیا جائے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جائے تاکہ ان سے خدمت لی جاسکے اور انہیں لونڈیاں بنایا جاسکے۔
- یہ ایک شدید ترین آزمائش تھی جس سے کوئی قوم دوچار ہو سکتی ہے کہ ان کی نرینہ اولاد کو ختم کر کے ان کی نسل ختم کر دی جائے اور ان کی عورتوں کو باقی رکھ کر گھروں میں ان سے خدمت بھی لی جائے اور ساتھ ساتھ ان کی قوم کی غیرت کا جنازہ بھی نکال دیا جائے۔
- آزمائش اس امر کی کہ اس بھٹّی سے تم خالص سونا بن کر نکلتے ہو یا نری کھوٹ بن کر رہ جاتے ہو۔ اَور آزمائش اس امر کی کہ اتنی بڑی مصیبت سے اس معجزانہ طریقہ پر نجات پانے کے بعد بھی تم اللہ کے شکر گزار بندے بنتے ہو یا نہیں۔

حوالہ جات، تخریج، اضافی مواد

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ، حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوا : وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

- حضرت عبداللہ بن عمرو راوی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ میری امت پر (ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا اور دونوں میں ایسی مماثلت ہوگی) جیسا کہ دونوں جوتے بالکل برابر اور ٹھیک ہوتے ہیں یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا ہی کریں گے اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور وہ تمام فرقے دوزخی ہوں گے ان میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جنتی فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس میں میں اور میرے صحاب ہوں گے (جامع الترمذي 2584 ، المستدرك الحاكم)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ – مسند احمد، سنن ابن ماجه

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پہلے لوگوں کی بالشت بالشت بھر، اور گز گز بھر عادات کی پیروی کروگے حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی ایسا ہی کروگے، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور کون؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَتِهِ " . صحیح مسلم:جلد دوم:حدیث نمبر 968

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے "